بسم الله الرحمن الرحيم

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَاتَمِ الأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِين نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِين، وَبَعْدُ:

تحذیر اور ردود کے متعلق بعض غلط فہمیوں کا ازالہ اور اعتراضات کے جوابات

کچھ عرصے سے ردود اور تحذیر کے متعلق کئی سوالات اور اعتراضات کیے گئے تھے جو مختلف لوگوں سے موصول ہوئے تھے اور اُن کے جوابات سے پچھ اور اعتراضات اور سوالات اُٹھائے گئے جو حقیقت میں غلط فہمیوں کے سوا کچھ بھی نہیں ہیں، ان سب کو میں نے جمع کرنے کی کوشش کی ہے جو ان شاءاللہ تعالیٰ آج کے درس میں آپ بھائیوں سے اور حاضرین اور سامعین سے میں شیئر کروں گا:

کوئی کہتا کہ شیخ ربیع بن ہادی المدخلی حفظہ اللہ ردّ ہی کرتے رہتے ہیں ردّ ردّ اور صرف ردّ! اور میرے بارے میں کہتے ہیں کہ آئے دن میں لوگوں پر فتوے لگاتار ہتا ہوں تبدیع کرتا رہتا ہوں اور تکفیر کرتا رہتا ہوں۔ کوئی اور کہتا ہے کہ میرے منہج میں سختی ہے منہج سلف میں ایسی سختی ہم نے کہیں نہیں دیکھی۔ کیا سلف نے صرف اور ایک منہجی غلطی کی وجہ سے کسی سے تحذیر کی ہے ہمیں صرف ایک مثال دکھادیں؟

اور کچھ اور بھی غلط فہمیاں ہیں جو ان کے جوابات دینے کے بعد سامنے آئیں میں اُن کا بھی ذکر ان شاءاللہ آگے کرتا ہوں۔

ان اعتراضات کے جوابات

پہلی اور دوسری غلط فہمی کے متعلق میں پہلے جواب دے چکا ہوں عجب بات یہ ہے کہ جس نے شیخ ربیع حفظہ اللہ پر اعتراض کیا ہے نہ تو شیخ ربیع کے ردود سنے ہیں اور نہ ہی سننا چاہتے ہیں جیسا کہ انہوں نے خود اعتراف کیا ہے لیکن دبے لفظوں میں جانتے ہوئے یا انجانے میں شیخ صاحب پر جرح ضرور کر گئے۔ اور شیخ ربیع المدخلی حفظہ اللہ کی جرح کرنے والوں کے متعلق میں تفصیلی جواب دے چکا ہوں دوبارہ سن لیں، اور میرے متعلق کہ میں آئے دن تبدیع اور تکفیر کے فتوے لگاتار ہتا ہوں لوگوں پر اس کا ثبوت ابھی تک کسی نے دیا نہیں ہے اور یہ میرا قرض ہے مخالفین پر، عجب بات یہ ہے ابھی تک نہ تو کوئی ثبوت انہوں نے سامنے رکھا ہے اور نہ ہی کسی نے اُن سے ثبوت کا مطالبہ کیا ہے! اُن کے چاہنے والوں نے جو اُن کو سنتے ہیں کم سے کم ان سے پوچھ تو لیتے بھئی کہ میں بار بار ثبوت کا مطالبہ کر رہا ہوں کوئی ثبوت تو دکھائیں کہاں پر ثبوت ہے؟! ان سے زیادہ عجب ان لوگوں پر ہے جو ان لوگوں کی بغیر ثبوت کے باتوں کو تو سمجھ رہے ہیں اور میری باتوں کو ثبوت اور حوالوں کے باوجود بھی سمجھ نہیں پا رہے ہے!

(اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے؛ آمین یا ربّ العالمین)۔

آیئے دیکھتے ہیں:

(۱) ردود اور تحذیر کے متعلق سلف کا کیا موقف ہے؟

(۲) کیا میرے منہج میں واقعی سختی ہے یا اعتراض اور مخالفت کرنے والوں کے منہج میں بیجا نرمی ہے؟

(۳) اور کیا صرف ایک منہجی غلطی کی وجہ سے سلف نے کسی سے تحذیر کی ہے یا نہیں؟

 www.AshabulHadith.com

(۴) کیا میرا منہج سلف کے منہج کے مطابق ہے یا مخالفت کرنے والوں کے؟

میرا حسنِ ظن ہے کہ ان اعتراض کرنے والے بھائیوں کی اکثریت حق کو سمجھنا چاہتی ہے شاید میرے سمجھانے میں کوئی کمی رہ جاتی ہے جس کا مجھے اعتراف ہے، آج کے درس میں صرف عملی مثالیں بیان کرتے ہیں شاید سمجھنے میں آسانی ہو جائے۔

سوال: کیا سلف نے صرف ایک منہجی غلطی پر کسی سے تحذیر کی ہے صرف ایک مثال دکھا دیں؟

ان شاءاللہ میں دَس مثالیں بتاتا ہوں ثبوت کے ساتھ کہ سلف نے صرف ایک منہجی غلطی پر صرف تحذیر نہیں کی ہے بلکہ تحذیر سے بھی زیادہ کا معاملہ ہے آیئے دیکھتے ہیں۔

1- صبیغ بن عِسل یا عُسل بھی کہا جاتا ہے صحیح لفظ بن عِسل ہے "صبیغ بن عِسل کا قصہ"؛ اس قصے کو امام الدارمی نے روایت کیا ہے، خطیب بغدادی نے اور ابن عساکر نے بھی روایت کیا ہے، امام أبو بکر محمد بن الحسین الآجری رحمہ اللہ نے کتاب الشریعۃ میں بھی روایت کیا ہے، اور اس کا ذکر امام ابن بطۃ العکبری رحمہ اللہ نے الِابانۃ میں بھی کیا ہے، اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے مجموع الفتاویٰ میں بھی کیا ہے۔

قصہ کیا ہے:

صبیغ بن عِسل رحمہ اللہ تابعین میں سے یہ شخص تھا جو تشابہ القرآن کے متعلق باتیں کرتا رہتا تھا اور سوال کرتا رہتا تھا، سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خبر ملی تو سیدنا عمر نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ! مجھے ایک دفعہ اُس شخص سے ملا دے، اور ایسا ہوا کہ اُس کی ملاقات سیدنا عمر سے ہو گئی۔

امام الدارمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں سلیمان بن یسار کے طریق سے کہ مدینہ میں ایک شخص تھا جسے صبیغ بوزن عظیم کہا جاتا تھا جو تشابہ القرآن کی بات کرتا تھا، سیدنا عمر بن خطاب کو جب علم ہوا تو اُس شخص کے لیے کھجور کی چھڑیاں تیار کر کے رکھیں، جب ملاقات ہوئی تو سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ تم کون ہو؟ اُس شخص نے کہا: "أنا عبد الله صبيغ" (میں اللہ تعالیٰ کا بندہ صبیغ ہوں)، سیدنا عمر فرماتے ہیں: "وأنا عبد الله عمر" (میں اللہ کا بندہ عمر ہوں)، اور اُسے مارنا شروع کر دیا، اتنا مارتے رہے کہ اُس کے سر سے خون نکلنا شروع ہو گیا، اُس شخص نے کہا کہ یا أمیر المؤمنین آپ رُک جائیں میرے سر میں تھی نا جو چیز وہ باہر نکل گئی ہے اب (جو غلط فہمی تھی جو مصیبت میرے سر میں تھی نا وہ صاف ہو گئی ہے)۔

دوسرا طریق امام الدارمی فرماتے ہیں امام نافع سے جو اس سے زیادہ اُتم ہے کہ سیدنا عمر نے اس شخص کو بصرہ بھیج دیا نکال کر اور خطیب بغدادی اور ابن عساکر نے سیدنا أنس اور سائب بن یزید سے مطولاً اور مختصراً روایت بیان کی ہے کہ سیدنا عمر نے فرمایا ہے (سنیں) کہ اس کے ساتھ مت بیٹھو، راوی فرماتا ہے کہ جب صبیغ آتا تھا تو ہم اٹھ کر چلے جاتے تھے اگرچہ ہم سو بندے بھی ہوتے۔

(تحذیر دیکھیں کہ جب بھی صبیغ آتا تھا ہم اگر سو بندے بھی ہوتے تو اٹھ کر چلے جاتے اُس کی وجہ سے!)۔

اور اس مسئلے کے متعلق امام آجری رحمہ اللہ نے ایک مکمل باب باندھا ہے کتاب الشریعۃ میں، باب ہے:

"باب تحذير النبي صلى الله عليه وسلم أمته الذين يجادلون بمتشابه القرآن وعقوبة الإمام لمن يجادل فيه"

پورا باب باندھا ہے اور پھر اپنی سند سے قرآن مجید کی آیت جو ہے سورۃ آل عمران آیت نمبر 7 کا ذکر کیا ہے، پھر اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان اس آیت کے تعلق سے فرمایا ہے، آگے جو ہے میں شاہد کی طرف آ جاتا ہوں میں مختصر بیان کر رہا ہوں، سائب بن یزید

سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی جب ملاقات ہوئی صبیغ سے تو سیدنا عمر اُس کی طرف چلے گئے اور اُسے مارتے رہے یہاں تک کہ اُس کے سر سے جو عمامہ ہے (پگڑی) گر گیا، سیدنا عمر نے فرمایا کہ اُس ذات کی قسم کے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر میں تیرے سر کو منڈھا ہوا دیکھتا (اگر یعنی تم نے سر منڈھوایا ہوا ہوتا) تو میں تمہاری گردن قلم کر دیتا تمہارا سر قلم کر دیتا۔

جانتے ہیں کیوں؟ کہ متشابہ کی بات جو غلط فہمی تھی یہ خوارج کیا کرتے تھے۔ ایک باطنی جو اُن کی علامت تھی وہ تو آ گئی کہ متشابہ کی بات کرتے ہیں ظاہری علامت نہیں تھی اور خوارج کی علامتوں میں سے کیا تھا؟ کہ سر کو منڈھا کر رہتے تھے۔ تو سیدنا عمر کو دیکھیں (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کہ جب پگڑی گر گئی اور دیکھا کہ سر پر بال ہیں فرمایا کہ اگر تیرے سر بال نہ ہوتے تو میں تیرا سر قلم کر دیتا (سبحان اللہ)، اسے اس کے کپڑے پہنا دو اور اسے یہاں سے نکال دو اور اسے لے کر جاؤ اس کے اپنے شہر میں اور ایک خطیب اٹھ کر یہ اعلان کرے (سنیں ذرا بات) کہ صبیغ نے طلب علم میں خطاء کر لی؛ راوی کہتا ہے: "اور اس کی وجہ سے صبیغ جو ہے وہ ذلیل اور رسوا رہا جبکہ وہ اپنی قوم میں سردار تھا"؛ (سبحان اللہ)۔

ذرا غور کریں کہ صرف تحذیر نہیں کی بلکہ مارنے پیٹنے کے بعد یہ اعلان بھی کروایا! (سبحان اللہ)۔

سوال: کیا اس مار کا کوئی فائدہ ہوا صبیغ کو؟

اس کا جواب امام ابن بطۃ العکبری رحمہ اللہ کتاب الإبانۃ جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 353 میں دیتے ہیں، فرماتے ہیں: "جب خوارج نکلے سیدنا علی کے زمانے میں تو صبیغ سے کہا گیا (کسی نے کہا صبیغ کو) کہ ایک قوم نکلی ہے جو یوں اور یوں کہتے ہیں، تو صبیغ نے کہا کہ ہرگز نہیں واللہ! اللہ تعالیٰ نے مجھے نیک بندے کی نصیحت سے نفع پہنچایا ہے (یعنی جو سیدنا عمر کی مار پڑی نا اور یہ کہا کہ میرے سر میں تھی نا جو خرابی تھی وہ نکل گئی ہے جب خوارج نکلے تو خوارج کا ساتھ نہیں دیا"؛ سبحان اللہ۔

آگے ابن بطۃ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "صبیغ بعد میں آنے والوں کے لیے مثال اور عبرت بن گئے"؛ سبحان اللہ۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ مجموع الفتاویٰ جلد نمبر 13 صفحہ نمبر 311 میں، اور جلد نمبر 28 صفحہ نمبر 109 میں صبیغ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "کہ صبیغ بن عِسل رحمہ اللہ کا قصہ سیدنا عمر بن خطاب کے ساتھ بہت مشہور ہے اور جب متشابہ القرآن کے تعلق سے وہ سوال کیا کرتا تھا تو جب سیدنا عمر نے اُسے دیکھا اور اکثر وہ سورۃ الذاریات کے بارے میں سوال کرتا رہتا تھا تو پوچھا تمہارا نام کیا ہے؟ کہتا ہے عبداللہ صبیغ، تو سیدنا عمر فرماتے ہیں کہ میں عبداللہ عمر ہوں اور اُسے سختی سے مارا شدت سے مارا، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب سیدنا عبداللہ بن عباس سے کوئی شخص کسی مسئلے میں الجھ جاتا متشابہ کے تعلق سے تو فرماتے کہ تمہیں کتنی سخت ضرورت ہے کہ تمہارے ساتھ وہی معاملہ کیا جائے جو سیدنا عمر نے صبیغ کے ساتھ معاملہ کیا تھا"؛ سبحان اللہ۔

یعنی واقعی صبیغ کا قصہ جو ہے صبیغ جو ہے وہ بعد میں آنے والوں کے لیے مثال بن گیا اور عبرت بن گیا!

یاد رکھیں کہ صرف ایک منہجی غلطی متشابہ القرآن کے بارے میں سوال کرنا طلب علم میں خطاء ہو گئی جس سے وہ رجوع بھی کر چکے تھے مگر آج تک دوسروں کے لیے عبرت بن کر رہ گئے! کافی ہے ایک قصہ میرا خیال ہے لیکن دَس میں نے کہا تھا تو دَس پورے کرتے ہیں۔

2-دوسرے نمبر پر عبد الرحمٰن بن ملجم کا قصہ، امام الذہبی سیر أعلام النبلاء، جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 539 میں، اور حافظ ابن حجر نے بھی اس قصے کو لسان المیزان میں بیان کیا ہے، ایک منہجی غلطی کہ فہم سلف کو چھوڑ کر خوارج کی فکر اپنا لینا۔

غلطی کیا ہے امام الذہبی سیر أعلام النبلاء، جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 539 میں فرماتے ہیں: "کہ عبد الرحمٰن بن ملجم جو ہے وہ قراء یعنی علماء میں سے تھا جن کا اختیار سیدنا عمر بن خطاب نے کیا تھا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تاکہ مصر میں لوگوں کو تعلیم دے (یعنی قرآن مجید کی)، اور یہ بھی کہا گیا کہ سیدنا عمر نے خط لکھا سیدنا عمرو بن العاص کی طرف کہ عبد الرحمٰن بن ملجم کا جو گھر ہے وہ مسجد کے قریب کر دو (یعنی اس کا گھر وہاں پر لے کر دو اُسے) اور اس کا گھر جو ہے وسیع ہونا چاہیے تاکہ لوگوں کو قرآن اور فقہ کا درس دینے میں آسانی ہو جائے"۔

عبد الرحمٰن بن ملجم کی ایک منہجی غلطی کہ سلف کے فہم کو چھوڑ کر خوارج کے فکر کو اپنا لینا، سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قتل بعد میں کیا یاد رکھیں سلف نے اُس سے تحذیر پہلے کی بلکہ سیدنا علی نے جب خوارج کے خلاف جنگ کی تو یہ بھی اُن میں شامل تھا (عبد الرحمٰن بن ملجم اُس جنگ میں شامل تھا جب خوارج کے خلاف جنگ کی گئی) یہ اُن قلیل بچنے والے لوگوں میں سے تھا بعد میں سیدنا علی کا اس بندے نے قتل کیا۔

3-تیسری دلیل معبد الجہنی اور تقدیر کے منکرین کا قصہ، صحیح مسلم میں یہ قصہ موجود ہے۔

یحییٰ بن یعمر کہتا ہے کہ سب سے پہلے جس نے تقدیر کے تعلق سے تقدیر کا انکار کیا وہ معبد الجہنی نے کیا ہے؛ میں اور حُمید بن عبد الرحمٰن ہم لوگ نکلے حج اور عمرے کے لیے (لمبا قصہ ہے) اور سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ان کی ملاقات ہوتی ہے سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما برأت کا اعلان کرتے ہیں کہ میں ان لوگوں سے بَری ہوں اگرچہ سوال کرنے والے جو ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہماری طرف کچھ ایسے لوگ آئے ہیں جو قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں اور علمی حلقوں میں بھی بیٹھتے ہیں علم حاصل کرتے ہیں اور اس پر حریص بھی ہیں اور اس کا اہتمام بھی کرتے ہیں اور کچھ اور بھی ان کے بارے میں کہا (یعنی کچھ ایسی خوبیاں، سبحان اللہ) لیکن وہ تقدیر کا انکار کرتے ہیں۔

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: "جب تمہاری ملاقات اُن سے دوبارہ ہو تو یہ کہہ دیں کہ عبد اللہ بن عمر تم لوگوں سے بَری ہے اور تم اُس سے بَری ہو اور جس چیز پر عبد اللہ بن عمر قسم کھاتا ہے کہ اگر تم میں سے کوئی شخص اُحد کے پہاڑ کی مانند سونا اللہ کے راستے میں دے دے جبکہ وہ تقدیر پر ایمان نہیں رکھتا تو اللہ تعالیٰ اُسے قبول نہیں کرے گا"؛ پھر معروف حدیث جو ہے سیدنا جبریل علیہ الصلاۃ والسلام کی حدیث جس میں اسلام ایمان اور احسان کا ذکر ہے اُسے روایت کیا ہے۔ صرف ایک منہجی غلطی کہ تقدیر کا انکار کرنا! (سبحان اللہ)۔

4-چوتھی دلیل، سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قصہ مسجد کوفہ میں اُن لوگوں کے ساتھ جنہوں نے حلقے بنا کر بدعتی اذکار شروع کر دیئے۔

امام الدارمی کی حدیث نمبر 210 میں یہ قصہ موجود ہے صحیح ہے لمبا قصہ معروف قصہ ہے میں بار بار بیان کر چکا ہوں کہ ایک مرتبہ سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد کوفہ میں آتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ لوگ جمع ہیں اور ایک شخص اُن کا جو بڑا ہے اُس نے مختلف ٹولیاں بنائی ہوئی ہیں وہ کہتا ہے کہ پڑھو سو مرتبہ سبحان اللہ، تو وہ لوگ مل کر سب اجتماعی ذکر کرتے ہیں سبحان اللہ کہتے ہیں، پھر اسی طریقے سے تحمید اور تہلیل اور تکبیر اجتماعی طریقے سے وہ کرتے ہیں۔ سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب یہ دیکھتے ہیں تو سختی سے انکار کرتے ہیں (دیکھیں اللہ کا گھر

ہے مسجد کے اندر!)اور فرماتے ہیں کہ میں کیا دیکھ رہا ہوں یہ تم کیا کر رہے ہو؟! تو اُن میں سے ایک شخص نے کہا جو اُن کا بڑا تھا کہ یا اُبا عبد الرحمٰن! صرف یہ کنکر ہی ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہے ہیں تکبیر ہے تہلیل ہے تسبیح ہے اور کیا کر رہے ہیں؟!

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اپنے جو تمہارے گناہ ہیں وہ تم گنو تم کیا کر رہے ہو؟!

آگے فرماتے ہیں: "اے امت محمد! تمہاری خرابی تمہیں کیا ہو گیا ہے تم لوگ کتنی جلدی ہلاکت کی طرف جا رہے ہو یہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ ہیں تمہارے بیچ میں وافر تعداد میں موجود ہیں "مُتَوَافِرُونَ" اور یہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کپڑے ہیں جو ابھی تک بوسیدہ نہیں ہوئے اور یہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برتن ہیں جو ابھی تک ٹوٹے نہیں ہیں" کیا مطلب ہے اس کا؟ "**العهد القريب**": عہد قریب ہے ابھی خیر موجود ہے تم لوگ کیا کر رہے ہو؟! آگے بڑی پیاری بات فرماتے ہیں ،فرماتے ہیں: "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ" (اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے) "إِنَّكُمْ لَعَلَى مِلَّةٍ هِيَ أَهْدَى مِنْ مِلَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مُفْتَتِحُو بَابِ ضَلَالَةٍ" (دونوں میں سے ایک بات ضرور ہے یا تو تم ایسی ملت پر ہو جو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملت سے زیادہ ہدایت یافتہ ہے یا دوسری بات یہ ہے کہ تم لوگ گمراہی کا دروازہ کھولنے جا رہے ہو)۔

"قَالُوا: وَاللهِ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، مَا أَرَدْنَا إِلَّا الْخَيْرَ" (اے اُبا عبدالرحمٰن (کنیت ہے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی) ہم تو صرف خیر ہی چاہتے ہیں ("وَاللهِ" قسم کھا کر کہتے ہیں "مَا أَرَدْنَا إِلَّا الْخَيْرَ" اللہ کا ذکر چاہتے ہیں)۔

"قَالَ: وَكَمْ مِنْ مُرِيدٍ لِلْخَيْرِ لَنْ يُصِيبَهُ" (کتنے لوگ ہیں جو خیر تو چاہتے ہیں لیکن خیر پا نہیں سکتے)، پھر روایت کی ہے سبحان اللہ فرماتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایسی قوم آئے گی جو قرآن مجید تو پڑھیں گے اُن کے حلق سے اُترے گا نہیں اور اللہ کی قسم میں یہ دیکھتا ہوں لگتا ہے کہ اُن میں سے تمہاری اکثریت ہو گی (یعنی جو خوارج میں شامل ہوں گے)، پھر سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ چلے گئے۔ ایک روای عمرو بن سلمۃ جو ہے کہتا ہے: "ہم نے نہروان کی جنگ میں خوارج کے ساتھ ان لوگوں کو دیکھا تھا کہ جو اُس وقت مسجد میں تھے بدعتی اذکار کر رہے تھے تو سیدنا علی کے خلاف صحابہ کے خلاف اُن کی تلواریں اٹھ گئیں"۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود نے کتنی پیاری بات فرمائی! کہاں مسجد کے اندر خیر چاہنے والے صرف اللہ کا ذکر کر رہے ہیں ذکر اللہ کا ٹھیک کر رہے ہیں، تسبیح سبحان اللہ، تحمید الحمد للہ، تکبیر اللہ اکبر، تہلیل لاإلہ إلا اللہ، طریقہ غلط ہے:

"مَنْ عَمِلَ عَمَلاً لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهوَ رَدٌّ"

سیدنا عبداللہ بن مسعود نے کس سے جا کر ملایا؟ خوارج سے جنہوں نے تلوار اٹھائی صحابہ کرام کے خلاف کہ اس روئے زمین پر بدترین لوگ خوارج ہیں۔

یہ علم ہوتا ہے اور یہ علماء کی پیشنگوئی ہوتی ہے، علم غیب نہیں جانتے لیکن راستہ یہی ہوتا ہے کہ بدعت شروع میں چھوٹی ہوتی ہے ایک غلطی ہوتی ہے بعد میں بڑھتے بڑھتے کہاں تک چلی جاتی ہے! یاد رکھیں ایک منہجی غلطی کہ صحیح اذکار کا نیا طریقہ ایجاد کر لینا سختی سے منع کیا گیا ہے۔

5- پانچویں دلیل، عمرو بن عبید اور واصل بن عطاء کا قصہ معروف ہے جو امام حسن البصری رحمہ اللہ کے شاگرد تھے۔

امام الذہبی سیر الاعلام النبلاء میں جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 464 میں فرماتے ہیں: "امام حسن البصری رحمہ اللہ نے عمرو بن عبید کو اپنے حلقے سے نکال دیا"؛ غلطی دیکھیں ذرا:

کسی نے سوال کیا امام حسن البصری رحمہ اللہ سے کہ فاسق جو ہے مومن ہے یا کافر ہے؟ یعنی کبیرہ گناہ کے مرتکب مسلمان کا حکم کیا ہے؟ ابھی امام حسن البصری نے جواب نہیں دیا شاگرد پہلے بول پڑا کہتا ہے کہ نہ مومن ہے نہ کافر ہے، واصل بن عطاء نے کہا اور عمرو بن عبید اُس کے ساتھ مل گیا اُس نے کہا ٹھیک کہہ رہا ہے یہ۔ اور امام حسن البصری رحمہ اللہ نے اس غلطی پر اُن کو اپنے حلقے سے نکال دیا جیسا کہ امام الذہبی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے؛ صرف ایک منہجی غلطی "کبیرہ گناہ کا مرتکب نہ کافر ہے اور نہ ہی مومن ہے"۔

یاد رکھیں خلق قرآن اور انکار صفات اور تقدیر کا انکار وغیرھم بعد میں ایجاد ہوئے پہلی غلطی کہاں سے ہوئی؟ ایک منہجی غلطی ہے، امام حسن البصری نے یہ نہیں دیکھا کہ اور تمہارے اندر کیا غلطیاں ہیں بڑی ہیں یا چھوٹی ہیں اسی غلطی پر "کبیرہ گناہ کا مرتکب نہ کافر ہے نہ مومن ہے!" (سبحان اللہ)۔ اگرچہ بعض لوگوں کو بات عام سی لگتی ہے کہ کیا فرق پڑتا ہے بھئی؟! نہیں! فرق پڑتا ہے کیسے فرق نہیں پڑتا؟!

آپ مومن کو ایمان سے خارج کر رہے ہیں کیسے فرق نہیں پڑتا ہے؟! اگرچہ کافر نہیں کہہ رہے یہ اُن کا اپنا ایجاد کردہ قول ہے (سبحان اللہ)۔

6- چھٹی دلیل ربیع بن صبیح کا قصہ، اس قصے کو امام ابن بطۃ نے الإبانۃ میں ذکر کیا ہے جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 453۔

جب امام سفیان الثوری رحمہ اللہ بصرہ آئے تو ربیع بن صُبیح کی طرف دیکھتے رہے اور اُس کی جگہ دیکھی منزلت دیکھی لوگوں کے ہاں کہ کتنی اُس کی قدر ہے تو پوچھا کہ مذہب کیا ہے اس بندے کا؟

ساتھیوں نے کہا: "ما مذهبه إلاَّ السنة" (کہ بھئی اہل سنت میں سے ہے ہم میں سے ہے)۔

"قال: مَنْ بطانته؟" (اس کے دوست کون ہیں یہ کن کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا ہے؟)۔

"قالوا: أهل القدر" (تقدیر کا انکار کرنے والوں کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا ہے)

"قال: هو قدري" (یہ بھی انہی میں سے ہے تقدیر کا انکار کرنے والا ہے)۔

سبحان اللہ؛ صرف ایک منہجی غلطی کہ اہل بدعت کے ساتھ دوستی لگانا (بس ایک!) فرماتے ہیں کہ یہ انہی میں سے ہے۔

7- ساتواں ثبوت، الحارث بن أسد المحاسبی کا قصہ۔ الحارث بن أسد المحاسبی وہ شخص ہے جو خطرات اور وساوس اور اہل کلام میں سے کچھ کرتا رہتا تھا یعنی جس کے اندر تصوف کی ابتداء تھی (تصوف اُس زمانے میں! سبحان اللہ) اور کچھ کتابیں بھی لکھیں، اس شخص کو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے سختی سے ہجر کیا اور منع بھی کیا تحذیر بھی کی سختی سے۔

امام ابوزرعۃ الرازی رحمہ اللہ سے جب سوال کیا گیا حارث المحاسبی کی کتابوں کے تعلق سے تو فرماتے ہیں: "إياك وهذه الكتب..."

(خبردار ان کتابوں کے قریب تک نہ جانا یہ کتابیں جو ہیں بدعت اور ضلالت کی کتابیں ہیں ان کے اندر بدعت اور ضلالات ہیں گمراہیاں ہیں، اثر کو لازم پکڑو اُسی میں تمہاری کفایت ہے، کیا تم نے کبھی سنا ہے کہ امام مالک یا الثوری یا اوزاعی ان اماموں نے ان علماء نے کبھی خطرات اور وسوسوں پر کوئی کتاب لکھی ہے؟! کتنی جلدی لوگ بدعت کی طرف چلے جاتے ہیں)

اور اس قصے کو امام الذہبی رحمہ اللہ نے سیر الاعلام النبلاء میں جلد نمبر 12، صفحہ نمبر 110 میں بیان کیا ہے۔

یاد رکھیں صرف ایک منہجی غلطی تصوف اور خطرات اور وسوسے اور کچھ علم کلام میں داخل ہونا فرماتے ہیں کہ علم کلام یسیر میں داخل ہونا۔

8- آٹھویں دلیل، عرش پر استواء سے متعلق کیفیت کا سوال کرنے والا کا قصہ امام مالک سے جس نے سوال کیا معروف قصہ ہے، اس قصے کو امام ابو عثمان الصابونی رحمہ اللہ نے اپنی معروف کتاب "عقیدۃ السلف وأصحاب الحدیث" میں ذکر کیا ہے اپنی سند سے، فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے امام مالک بن أنس رحمہ اللہ سے سوال کیا:

﴿اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى﴾ (طه:5)؛

كيف استوى؟ رحمٰن عرش پر مستوی ہوا، کیسے مستوی ہوا؟۔

"قال: الاستواء غير مجهول" (استویٰ غیر مجہول ہے (یعنی استواء کا معنی معروف ہے معلوم ہے))

"والكيف غير معقول" (اور کیف جو ہے وہ غیر معقول ہے اس کو کوئی جانتا ہی نہیں ہے (کیفیت اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے))

"والإيمان به واجب" (اس پر ایمان لانا واجب ہے (کیونکہ دلائل موجود ہیں))

"والسؤال عنه بدعة" (یہ سوال کرنا بدعت ہے)

"وما أراك إلاّ ضالاً" (سوال کرنے والے کو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں تمہیں گمراہ دیکھتا ہوں کہ تم گمراہ ہو)۔

پھر آگے امام مالک بن أنس رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "وأمر به أن يخرج من مجلسه" (اور حکم دیا ہے امام مالک رحمہ اللہ نے کہ میری مجلس سے اس شخص کو نکال دو)۔

سبحان اللہ؛ صرف ایک منہجی غلطی کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات میں کیفیت کے سوال کو نقل کرنا! خود نہیں کرنا سوال کو نقل کرنا کہ کسی کا سوال ہے میرا سوال نہیں ہے کسی اور نے کہا ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے تم سے ہی سنا ہے نکالو اس کو میری مجلس سے!

9- نویں دلیل منکر حدیث کا عجیب سا قصہ سن لیں! امام أبو عبداللہ الحاکم "معرفۃ علوم الحدیث" صفحہ نمبر 4 میں ایک قصہ بیان فرماتے ہیں کہتے ہیں کہ میں نے شیخ أبو بکر أحمد بن إسحاق الفقیہ کو ایک شخص سے بحث ومباحثہ کرتے ہوئے دیکھا تو شیخ نے فرمایا:

"حدثنا فلان حدثنا فلان"۔ تو اُس بندے نے کہا: "دعنا من حدثنا، إلى متى حدثنا" (آپ نے کیا حدثنا حدثنا لگائے رکھا ہے کب تک حدثنا کی بات کرتے رہوگے؟!)۔ "فقال له الشيخ: قم يا كافر" (شیخ نے کہا کہ اٹھو کافر یہاں سے جاؤ) "ولا يحل لك أن تدخل داري بعد هذا" (آج کے بعد میرے گھر میں داخل نہ ہونا) "ثم التفت إلينا، فقال" (پھر ہماری طرف مڑ کر دیکھا اور فرمایا) "ما قلت قط لأحد لا تدخل داري إلا لهذا" (میں نے آج تک کسی کو اپنے گھر سے منع نہیں کیا سوائے اس بندے کے)۔

صرف ایک منہجی غلطی کہ حدیث کا انکار کرنا وہ بھی کھل کر نہیں صرف اشارتاً کہ کب تک حدثنا کی بات کرتے رہو گے؟!

منکرین حدیث دائرۂ اسلام سے خارج ہیں (سبحان اللہ)، سختی دیکھیں آپ!

10- دلیل نمبر دَس آخر میں ایک عام مثال، خطیب البغدادی نے اسے "الکفایۃ" صفحہ نمبر 46 میں بیان کیا ہے، امام عبداللہ بن احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد امام احمد ابن حنبل رحمہ اللہ سے یہ سوال کیا:

"ما تقول في أصحاب الحديث، يأتون الشيخ" (آپ اہل حدیث یا اصحاب حدیث کے بارے میں کیا کہتے ہیں جو کسی ایسے شخص کے پاس آتے ہیں استاد یا کسی شیخ کی طرف)"لعله يكون مرجئًا، أو شيعيًا، أو فيه شيء من خلاف السنة" (جو یا تو مرجئ ہے یا تو شیعہ ہے یا جس کے اندر سنت کی مخالفت میں کوئی چیز ہے)"أيسعني أن أسكت عنه، أم أحذِّرَ منه؟" (کیا میں ایسے شخص کے بارے میں خاموشی اختیار کروں یا ایسے شخص سے میں تحذیر کروں لوگوں کو آگاہ کروں خبر دار کروں؟)۔

"فقال:إن كان يدعو إلى بدعة، وهو إمام فيها ويدعو إليها، نعم تحذر عنه": سن لیں ذرا ضوابط دیکھیں خاص ضوابط ہیں کہ اگر یہ شیخ جس کی طرف یہ اہل حدیث عالم جو ہے اس کی طرف گیا ہے علم حاصل کرنے کے لیے:

"إن كان يدعو إلى بدعة"(اگر بدعت کی طرف داعی ہے)۔"وهو إمام فيها"(اور بدعت میں امام بھی ہے)۔

"ويدعو إليها"(اور اس کی طرف دعوت بھی دیتا ہے)۔"نعم تحذر عنه"(تو اس شخص سے تم تحذیر کروگے)۔

صرف ایک منہجی غلطی کہ اصحاب الحدیث میں سے ہو کر کسی بدعتی شیخ کے پاس جانا! (سبحان اللہ)؛ ذرا غور کریں کہ "کوئی بھی اہل حدیث" فرمایا بغیر تفریق کے کیونکہ سب کے لیے ایک ہی ترازو ہے۔ اگر میرے منہج میں سختی ہے تو سلف کے اس منہج کے متعلق کیا کہا جائے گا؟!

اگلی غلط فہمی اور اعتراض

کہتے ہیں کہ یہ سب مثالیں تو اہل بدعت کے متعلق ہیں ہم ان کی بات نہیں کررہے ہیں ہم تو صرف اہل سنت اہل حدیث علماء کی منہجی غلطیوں کے بارے میں بات کررہے ہیں کہ صرف ایک منہجی غلطی کی وجہ سے کس نے تحذیر کی ہے اس کا ثبوت دکھا دیں ہمیں صرف ایک مثال چاہیے؟

اس کا جواب:

1- یہ بات درست نہیں ہے کہ یہ سب بدعتی تھے صبیغ کا قصہ واضح ہے اور عقلمندوں کے لیے کافی ہے باقی سب بونس میں ہے، صرف ایک قصہ لے لیں نا باقی نو بونس میں ہیں وہ چھوڑدیں باقی؛ اگر آپ کو یہ جواب پسند نہیں ہے صبیغ کا قصہ تو واضح ہے نا صبیغ بن عِسل کا قصہ۔

عجب بات ہے کہ صبیغ نے باطل سے حق کی طرف رجوع کیا تھا اور عبدالرحمٰن بن ملجم حق سے باطل کی طرف چلا گیا جبکہ دونوں تابعین میں سے تھے اور دونوں کا قصہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھا!

اس سے سلف کا یہ قاعدہ بھی واضح ہوا کہ زندہ شخص پر فتنے کی طرف مبتلا ہونے کا خدشہ مرتے دم تک رہتا ہے، اللہ تعالیٰ کی پناہ!

2- دوسرے نمبر پر، ہمیشہ بڑی غلطیاں شروع میں چھوٹی ہی ہوتی ہیں تو اِن سب نے بھی یہ کبھی نہیں سوچا ہوگا کہ وہ بدعت کی گہرائیوں تک کبھی جا گریں گے!

3- نمبر تین، یہ سب بھی پہلے اہل سنت میں سے ہی تھے کوئی پیدائشی بدعتی نہیں تھے جب اہل سنت کے علماء کی نصیحت نہیں سنی اور اُن کی مخالفت پر اُتر گئے تو یہ حال ہونا ہی تھا، اللہ تعالیٰ کی پناہ!

4- نمبر چار، اگر یہ مثالیں کافی نہیں ہیں اور صرف اہل سنت اہل حدیث کے علماء کی صرف ایک منہجی غلطی کی وجہ سے تحذیر کی مثال چاہتے ہیں تو اس کی بھی حیران کن مثالیں موجود ہیں کہ بعض سلف نے فتنوں کے زمانے میں بعض فاضل علماء سے بھی تحذیر کی ہے اگرچہ اُس عالم سے واضح منہجی غلطی نہیں ہوئی!

کئی مثالیں ہیں اس وقت صرف دس مثالیں نوٹ کرلیں اور ان مثالوں کو بیان کرنے سے پہلے بعض اہم تنبیہات:

1- نمبر ایک، کسی عالم کا خصوصی طور پر اہل سنت کے علماء کا ردّ کرنا یا اُس سے تحذیر کرنے کے متعلق علماء نے خاص قواعد اور ضوابط بیان کیے ہیں ان کو ملحوظ خاطر رکھنا ضروری ہے، شیخ ربیع حفظہ اللہ کا فتویٰ میں پہلے بھی کئی مرتبہ بیان کر چکا ہوں کہ کیا طالب علم بھی کسی عالم کا ردّ کر سکتا ہے؟ وہ دوبارہ سن لیں۔

2- نمبر دو، ان مثالوں کو ترازو بنا کر ہر عالم کو اُن پر تول کر حکم لگانا بھی غلط ہے یہ حدّادیہ کا منہج ہے جس سے علماء نے سختی سے منع کیا ہے۔

3- نمبر تین، یہ سب طلاب علم کا کام نہیں ہے صرف وہ طلاب علم جو علماء کے مشورے سے علم، سچ، انصاف، دلیل اور ادب کے دائرے میں رہ کر قواعد اور ضوابط کو مدنظر رکھتے ہوئے تحذیر کرتے ہیں۔

آیئے اب بعض مثالوں کا ذکر کرتے ہیں، پہلے ایک عام مثال اور سبب کا ذکر کرتے ہیں پھر خاص مثالیں بیان کرتے ہیں۔

عام مثال

فتنہ خلق القرآن کے زمانے میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا: "جو شخص یہ کہتا ہے کہ "لفظي بالقرآن مخلوق" میرا لفظ جو قرآن مجید سے میں تلاوت کرتا ہوں وہ مخلوق ہے فرمایا ایسا شخص جہمی ہے"۔ قاعدہ یاد رکھیں کہ جب فتنہ عام ہو جاتا ہے اور اس کا نقصان اور ضرر پھیل جاتا ہے تو سلف نے بھی محتاط رہنے میں شدت اختیار کرلی، اُس زمانے میں یعنی امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے زمانے میں فتنہ خلق القرآن تھا پھیل گیا تھا شدید فتنہ تھا!

میں سمجھتا ہوں کہ دور حاضر میں حکمرانوں کے خلاف جو لوگ یا تو اُن کو اپنا حاکم نہیں سمجھتے یا اُن کے خلاف لوگوں کو اکساتے ہیں یا اپنے دروس میں یا خطبوں میں ان کے خلاف باتیں کرتے ہیں ان کی غلطیوں کی تشہیر کرتے ہیں، إلى آخرہ؛ یہ معاملہ جو ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس سے زیادہ خطرناک معاملہ ہے جو امام احمد رحمہ اللہ کے زمانے میں خلق القرآن کا فتنہ تھا! اس سے بڑھ کر میں سمجھتا ہوں دور حاضر کا یہ فتنہ ہے کیونکہ اس فتنے سے جو دور حاضر میں فتنہ ہے آپ دیکھ رہے ہیں کہ خونریزی اور قتل وغارت عام ہو چکی ہے کئی ملک تباہ ہو گئے ہیں ہزاروں لوگ مارے گئے ہیں لاکھوں لوگ بے گھر ہو گئے ہیں اور کئی مسلمان ممالک میں یہ فتنہ پھیل گیا ہے اور کئی ایسے ملک ہیں جو خطرے کی زد میں ہیں!

(اللہ تعالیٰ آسانی فرمائے اور سب مسلمانوں کو ہر شر سے محفوظ فرمائے؛ آمین)۔

اب خاص مثالیں ملاحظہ فرمائیں:

1-نمبر ایک، امام حسن البصری رحمہ اللہ سے کسی نے کہا کہ فلاں نے فلاں کا غسل کیا(اہل بدعت میں سے کوئی شخص مر گیا اور اہل سنت میں سے کسی نے اس کو غسل دیا غسل کر دیا بس؛ "قال": امام حسن البصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اسے جا کر بتا دو اگر یہ مر گیا ہے تو ہم اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھیں گے (صرف غسل دیا بس!)۔ حوالہ نوٹ کر لیں: "امام ابن بطۃ العکبری اِلا بانۃ الصغریٰ میں"، امام ابن بطۃ العکبری کی کتاب صفحہ نمبر 177 صرف ایک منہجی غلطی کہ ایک بدعتی کا غسل کیا مرنے کے بعد۔

2-نمبر دو دوسری دلیل، ابن سیرین رحمہ اللہ نے ایک شخص کو دیکھا جس کو وہ جانتے تھے بصرہ شہر کے کسی محلے میں تو پوچھا کیا کرنے آئے ہو یہاں پر؟ تو اس شخص نے کہا کہ میں فلاں مریض کی عیادت کرنے آیا ہوں (اور یہ شخص اہل بدعت میں سے تھا)؛ سن لیں امام ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "اگر تم بیمار ہو گے تو ہم تمہاری عیادت کے لیے ہر گز نہیں آئیں گے اور اگر تم مر گئے تو تمہاری نماز جنازہ بھی نہیں پڑھیں گے جب تک کہ تم ابھی توبہ نہیں کرتے ہو"۔ "قال تُبتُ": اُس نے کہا کہ میری توبہ ہے میں دوبارہ ایسے ہر گز نہیں کروں گا۔

وہی حوالہ جو ہے اِلا بانۃ الصغریٰ امام ابن بطۃ رحمہ اللہ کی صفحہ نمبر 177، ایک منہجی غلطی کہ ایک بدعتی کی عیادت کرنا صرف۔

3-نمبر تین، الحسین بن علی بن یزید الکرابیسی یہ وہ شخص ہے جس نے سب سے پہلے کہا "لفظي بالقرآن مخلوق" جسے بدعۃ اللفظیۃ کہتے ہیں اور اُس نے اپنی وجہ بھی بتائی میں کیوں کہہ رہا ہوں "کہ قرآن مجید جو میں پڑھ رہا ہوں میری زبان مخلوق ہے میری آواز مخلوق ہے تو لفظ جو نکل رہا ہے یہ مخلوق ہے، ہے اللہ کا کلام حقیقت میں"؛ اس کی وضاحت بھی کی ہے لیکن اس کے باوجود بھی امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ بدعتی ہے، سختی سے خود بھی ہجر کیا اور لوگوں کو بھی اس شخص سے آگاہ کیا خبر دار کیا۔

ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے محمد بن عبد اللہ الصیرفی الشافعی سے سنا اپنے شاگردوں سے کہتے ہوئے، کہتا ہے کہ تم عبرت حاصل کرو کرابیسی سے اور اُبو ثور سے (اُبو ثور اور کرابیسی دونوں سے عبرت حاصل کرو)۔

حسین کرابیسی جو ہے وہ اپنے علم اور حفظ میں اتنا زیادہ تھا کہ ابو ثور اس کا دَسواں حصہ بھی نہیں تھا، یہ کرابیسی جو ہے اپنے علم میں اور حفظ میں حافظے میں اتنا زیادہ علم والا تھا حافظے والا تھا کہ ابو ثور جو ہے اس کا دَسواں حصہ بھی نہیں تھا جب امام احمد رحمہ اللہ نے اس پر کلام کیا اور تحذیر کی اس سے مسألة اللفظ میں "فسقط" گر پڑا۔ اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اُبو ثور کی مدح کی "فارتفع للزومه للسنّة" سنت کو لازم پکڑنے کی وجہ سے، امام اُبو ثور رحمہ اللہ کا مرتبہ بلند ہوا۔ حوالہ، امام الذہبی سیر الاعلام النبلاء جلد نمبر 12 صفحہ نمبر 79، صرف ایک منہجی غلطی کہ "لفظي بالقرآن مخلوق" کہنا وضاحت کے باوجود بھی۔

4-نمبر چار، یعقوب بن اُبی شیبہ، علل میں امام تھا ثقہ تھا ثبت تھا صرف یہ کہا کہ میں متوقف ہوں قرآن نہ مخلوق ہے نہ غیر مخلوق ہے۔

امام الذہبی رحمہ اللہ سیر الاعلام النبلاء جلد نمبر 12 میں فرماتے ہیں کہ امام ابو بکر المروزی فرماتے ہیں: "یعقوب بن اُبی شیبہ نے وقف کو ظاہر کیا بغداد میں تو امام ابو عبد اللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے سختی سے تحذیر کی ہے"؛ اور آگے فرماتے ہیں کہ: "قال عبد الرحمن: فسألته عن يعقوب بن شيبة فقال: متبدع صاحب هوى"؛ اتنا تک کہہ دیا۔

امام خطیب البغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام احمد رحمہ اللہ نے اس لیے یہ کہا کہ بدعتی ہے کیونکہ اس نے کہا "قرآن نہ مخلوق ہے نہ غیر مخلوق ہے" وقف سے کام لیا۔

صرف ایک منہجی غلطی نوٹ کریں وقف کا عقیدہ رکھنا کہ معلوم نہیں ہے کہ قرآن مخلوق ہے یا نہیں۔

5- نمبر پانچ پانچویں دلیل، الحسن بن علی الحلوانی اس نے کہا کہ میں ایسے شخص کی تکفیر نہیں کرتا ہوں جو یہ کہتا ہے قرآن میں وقف کرتا ہے کہ نہ مخلوق ہے نہ غیر مخلوق ہے؛ "فتركوا علمه" (تو اس کے علم کو چھوڑ دیا)۔

تاریخ دمشق، جلد نمبر 13 صفحہ نمبر 330، صرف ایک منہجی غلطی کہ وقف کا عقیدہ رکھنے والے کی تکفیر نہ کرنا۔

6- نمبر چھ، مکحول الشامی اہل شام میں سب سے بڑے فقہی تھے اپنے زمانے کے امام زہری فرماتے ہیں کہ: "ابراهيم ابن عبد الله بن العلاء عن أبيه، عن الزهري" فرماتے ہیں: "قال العلماء أربعة": علماء چار ہیں، سعید بن مسیب مدینہ میں، شعبی کوفہ میں، حسن البصری بصرہ میں ،اور مکحول شام میں۔

سبحان اللہ؛ مکحول سے غلطی ہو گئی اتنے بڑے امام سے کہتے ہیں کہ رزقِ حرام اللہ تعالیٰ نہیں دیتا ہے انسان خود کماتا ہے (تقدیر میں غلطی ہو گئی)۔

رجاء بن حیوۃ رحمہ اللہ نے کہا کہ یہ بدعتی ہے (اس ایک قول کی وجہ سے)؛ ذرا غور کریں کہ صرف تحذیر نہیں کی بلکہ بدعت کا فتویٰ لگایا اور لعنت بھی بھیجتے تھے (جب ذکر کیا جاتا تھا تو لعنت بھی بھیجتے تھے)۔ اور مکحول سے رجوع بھی ثابت ہے مزے کی بات دیکھیں جیسے امام یعقوب نے المعرفۃ میں جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 271 میں فرمایا ہے کہ مکحول سے رجوع بھی ثابت ہے۔

یاد رکھیں صرف ایک منہجی غلطی کہ تقدیر کے متعلق، یعنی تقدیر کے متعلق جو غلطی ہوئی ہے اس سے رجوع بھی ان کا ثابت ہے۔

7- نمبر سات، مسعر بن کدام یہ ثقہ ہیں کتب الستۃ نے ان کی روایات کو لیا ہے اتنے بڑے امام ہیں انہوں نے یہ کہا کہ ایمان قول اور عمل تو ہے لیکن استثناء نہیں کیا جاتا (کوئی پوچھ لے کہ تم کون ہو؟ تو کہتا ہے مومن ہوں، ان شاء اللہ نہیں کہتا میں مومن ہوں)۔

امام سفیان الثوری نے فرمایا کہ یہ بدعتی ہے صرف اس وجہ سے اور نماز جنازہ بھی نہیں پڑھی اس وجہ سے۔

امام ابن سعد الطبقات میں حوالہ نوٹ کر لیں، جلد 8 صفحہ نمبر 484، صرف ایک منہجی غلطی کہ ایمان میں استثناء جو ہے نہ کرنا جو حقیقتاً منہجی غلطی بھی نہیں ہے لیکن سلف کی مخالفت پر سختی اپنائی گئی کہ سلف کی مخالفت تم نے کیوں کی ہے (سبحان اللہ)۔

8- آٹھویں دلیل، علی بن المدینی امام بخاری کے استادوں میں سے: "أعلم الناس بالعلل"۔

ان سے غلطی ہو گئی فتنہ خلق القرآن میں کہہ دیا کہ قرآن مخلوق ہے، کوڑے مارے گئے مجبوری میں کہہ دیا قرآن مخلوق ہے؛ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اس سے حدیث مت لو (سبحان اللہ)۔ امام البرذعی جو ہیں اپنے سوالات میں جو أبی ذرعۃ سے کیے گئے ہیں فرماتے ہیں کہ میں نے سنا أبو عبد اللہ محمد بن مسلم بن وارۃ کو یہ کہتے ہوئے کہ علی بن المدینی رحمہ اللہ نے یہ کہہ دیا (یعنی رحمت کی دعا کر دی علی بن المدینی کے لیے)، تو محمد بن مسلم نے کہا "استغفر الله ما قصدت بترحم بعد الحدث إلى اليوم، وقد كنا كففنا عنه زماناً"

(میرے منہ سے نکل گیا کہ اس پر میں نے رحمت کی دعا کی ہے اور استغفر اللہ کہہ دیا اس دعا کی وجہ سے)۔

یاد رکھیں صرف ایک منہجی غلطی وہ بھی مجبوری میں کہہ دیا کہ قرآن مخلوق ہے، فتنے کے زمانے میں سلف کتنے محتاط ہوتے تھے اور کتنی سختی برتتے تھے اپنے علماء سے!

9-نمبر نو حیران کن بات امام محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ! امام بخاری رحمہ اللہ سے کسی نے سوال کیا کہ قرآن کا تلفظ جو ہم پڑھتے ہیں مخلوق ہے کہ نہیں؟ امام بخاری رحمہ اللہ نے واضح نہیں فرمایا کہ "لفظي بالقرآن مخلوق"، ہرگز نہیں! بلکہ کچھ ایسے الفاظ تھے کہ ہم مخلوق ہیں ہمارے الفاظ بھی مخلوق ہیں۔ "ہم مخلوق ہیں ہمارے الفاظ بھی مخلوق ہیں" اس وجہ سے بعض سلف نے امام بخاری رحمہ اللہ سے صرف اس جملے کی وجہ سے تحذیر کی ہے۔ اگرچہ ناجائز تحذیر ہے امام بخاری کا مقام تو معروف ہے میں یہ کہہ رہا ہوں کہ فتنے کے زمانے میں سلف کا طریقہ دیکھیں آپ امام بخاری کو بھی نہیں چھوڑا! (سبحان اللہ)۔

حافظ الذہبی سیر الاعلام النبلاء جلد نمبر 12 میں جب امام بخاری اور ان کے استاد الذہلی رحمہ اللہ کے بیچ میں جو مسئلہ ہوا تھا اور امام محمد بن یحییٰ الذہلی رحمہ اللہ نے امام بخاری سے تحذیر کردی کیونکہ جو اُن کے حلقے میں آتے تھے امام بخاری اُن کے شاگرد تھے وہ بھی آتے تھے تو امام بخاری کو روک دیا کہ میرے حلقے میں آج سے مت آؤ، اور جو امام بخاری کے حلقے میں جاتے تھے اُن کو کہہ دیا کہ جو امام بخاری کے پاس جائے گا وہ میرے پاس نہ آئے (سبحان اللہ)۔

اور بھی کچھ باتیں ہیں لیکن یہ یاد رکھیں کہ سلف نے کتنی سختی کی ہے یہاں تک کہ الاِمامان الرازیان دونوں نے امام بخاری کی ایک حدیث کو بھی نہیں لیا۔ بہرحال تو امام بخاری رحمہ اللہ معروف امام ہیں انہوں نے نہیں کہا "لفظي بالقرآن مخلوق" کہ لفظ جو ہے مخلوق ہے لیکن اہل فتنہ شر پسندوں نے گھیر لیا سوال کر لیا تو انہوں نے جو وہ سمجھتے تھے بڑے عالم تھے اپنے زمانے کے کہہ دیا کہ ہم مخلوق ہیں ہمارے الفاظ بھی مخلوق ہیں، یہ بات بھی پسند نہ آئی (سبحان اللہ) علماء کو کہ کیوں ایسی بات کردی، فتنے کی باتیں نہ کریں چھوڑ دیں! (سبحان اللہ)۔

آخر میں امام الذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کوئی اگر امام بخاری کی حدیث چھوڑ بھی دیتا ہے چاہے کوئی حدیث چھوڑے یا نہ چھوڑے امام بخاری کا مقام اپنی جگہ پر ہے۔

اور حق فرمایا ہے صرف ایک منہجی غلطی جو واضح بھی نہیں ہے۔

10-دسویں نمبر پر اُن کے استاد محمد بن یحییٰ الذہلی رحمہ اللہ یہ امام بخاری اور امام مسلم دونوں کے استاد ہیں انہوں نے اپنے شاگردوں کو امام بخاری سے تحذیر کردی، امام مسلم رحمہ اللہ نے اپنے استاد الذہلی کی ساری روایات جو اُن سے لی تھیں واپس کردیں اور صحیح مسلم میں ایک حدیث بھی امام الذہلی کی نہیں ہے (اپنے استاد کی)۔ امام خطیب البغدادی رحمہ اللہ تاریخ میں جلد نمبر 15 صفحہ نمبر 121 میں لکھتے ہیں: "امام مسلم رحمہ اللہ امام بخاری کا دفاع کرتے رہے یہاں تک کہ اپنے اور اپنے استاد کے بیچ میں وحشت ہوگئی امام بخاری کی وجہ سے" (سبحان اللہ)۔ یعنی اپنے استاد کی بھی مخالفت کی کہ آپ نے امام بخاری کی مخالفت کیوں کی ہے؟! (سبحان اللہ) صرف ایک غلطی کہ امام بخاری سے منع کیوں کیا۔

یہ عجیب حقیقت بھی سن لیں کہ بعض سلف جو ہیں وہ صرف بعض غلطیوں پر منع نہیں کرتے تھے بلکہ چھوٹی غلطی پر مارا بھی کرتے تھے! امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کتاب الزہد صفحہ نمبر 283 میں بڑا پیارا قصہ فرماتے ہیں کہ محمد بن نافع کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم ہرم بن حیان جو خراسان سے

ہیں ان کے ساتھ تھے راستے میں رات ہو گئی تو محمد بن نافع کہتا ہے کہ میں نے شعر پڑھنا شروع کر دیئے شعر پڑھا ایک بیت "**تمثلت ليلة سحر ببيت من الشعر**"؛ تو امام ہرم بن حیان نے کوڑا اٹھایا اُن کے پاس تھا اور اتنی زور سے مارا میری پیٹھ پر جس کی وجہ سے میں یعنی مڑ گیا اور مجھے یہ کہا کہ تم ایسے وقت میں جب رحمٰن نازل ہوتا ہے رات کے آخری پہر میں دعا نہیں کر رہے ہو بلکہ تم شعر پڑھ رہے ہو؟! (سبحان اللہ)۔

اگر میرے منہج میں سختی ہے تو ان کے بارے میں کیا کہا جائے گا؟!

اگلی غلط فہمی اور اعتراض

کہتے ہیں کہ یہ صرف آپ کی سمجھ ہے (یعنی میری سمجھ ہے) ہمیں دور حاضر کے اہل حدیث یا سلفی علماء میں سے کوئی مثال دکھا دیں صرف ایک ہی کافی ہے دور حاضر میں اور بھی تو علماء ہیں انہوں نے تو کسی سلفی اہل حدیث سے تحذیر نہیں کی آپ ہی کرتے رہتے ہیں؟! (سبحان اللہ)۔

صرف ایک نہیں کئی مثالیں ہیں اُن میں سے دَس نوٹ کر لیں:

1- نمبر ایک، ماضی قریب میں مولانا الامام العلامہ ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ اور غزنوی خاندان کے علماء رحمہم اللہ کی مخالفت اور ردّ کا قصہ معروف ہے۔

ایک کتاب ہے امام ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ نے لکھی ہے "**إصلاح الإخوان على يد السلطان**" جو سن 1347 ہجری میں انہوں نے لکھی ہے، علامہ ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر قرآن میں جو انہوں نے لکھی ہے اسماء وصفات کے باب میں کچھ غلطیاں کیں، اسماء وصفات کے باب میں منہجی غلطی ہے جب غزنوی خاندان کے بعض علماء کو خبر ہوئی تو انہوں نے شدید مخالفت کی اور ان کے خلاف کتاب بھی لکھی دی! (کتاب لکھی امام علامہ ثناء اللہ امرتسری (رحمہم اللہ) کے خلاف)۔

شاہ عبد العزیز آل سعود رحمہ اللہ کو معلوم ہوا کہ یہ معاملہ ہے حج کے موقع پر سن 1344 کتاب بعد میں لکھی" **إصلاح الإخوان على يد السلطان**" جس میں یہ قصہ لکھا ہے بعض نے کہا کہ سن 1344 میں حج کے موقع پر شاہ عبد العزیز رحمہ اللہ نے ایک خاص علماء کا لجنۃ بنایا خود بھی شامل تھے جو حرمین شریفین کے علماء تھے انڈیا کے بھی علماء موجود تھے جس میں غزنوی خاندان کے بعض علماء تھے جو مخالفین تھے اور مولانا امام ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ کو بھی بلایا گیا اور وہاں پر بحث ہوئی دلائل کی روشنی میں باتیں ہوئیں اور مسائل اسماء وصفات کے باب میں وہاں پر ڈسکس ہوتے رہے یہاں تک کہ امام علامہ ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ اپنے قول سے رجوع کر گئے جو غلطی تھی اس کا اقرار کیا اور اپنی تفسیر دوبارہ جو ہے لکھنے کا وعدہ بھی کیا کہ جہاں پر غلطی ہوئی میں اس کو درست کر لیتا ہوں اور غزنوی خاندان کے علماء نے بھی یہ وعدہ کیا کہ آپ کے خلاف جو لکھا ہے وہ ہم ختم کر دیں گے اور آئندہ کچھ نہیں لکھیں گے، بلکہ وہاں پر سب کی دوستی ہوئی اور صلح ہو گئی حق کو ماننے کے بعد (سبحان اللہ)؛

جب حق کو مانا گیا تب یہ معاملہ ہوا۔

صرف ایک منہجی غلطی کی وجہ سے صرف تحذیر نہیں کی گئی بلکہ ان کے خلاف کتاب لکھ دی گئی کتاب موجود ہے یہ قصہ بھی معروف ہے۔

2- دوسرے نمبرپر، شیخ بن باز رحمہ اللہ نے شیخ سفر الحوالی اور شیخ سلمان العودۃ کے خلاف وزیر داخلہ کو خط لکھا، اُمیر نایف رحمہ اللہ کو خط لکھا اپنے زمانے میں کہ ان کے خلاف ایک خاص کمیٹی لجنۃ بنائی جائے اگران کی منہجی غلطی ثابت ہو جاتی ہے توان کو دروس اور تدریس سے روک دیا جائے،اور ایسا ہی ہوا۔

3- نمبر تین، شیخ ربیع بن ہادی المدخلی حفظہ اللہ نے شیخ عبدالرحمٰن عبدالخالق کا ردّ کیاایک منہجی غلطی کی وجہ سے اوران کے خلاف کتاب لکھ دی (سبحان اللہ)۔

شیخ ربیع بن ہادی المدخلی حفظہ اللہ نے علی الحلبی کا ردّ کیااور کئی ایسے لوگوں کا ردّ کیااور یہ سب سلفی مانے جاتے ہیں، ظاہراًلوگ ان کو سلفی کہتے ہیں کیونکہ بات یہ ہے کہ سلفیوں کا ردّ کس نے کیاہے؟ یہ سلفی مانے جاتے تھے لیکن جب ردّ کیا شیخ ربیع حفظہ اللہ نے ان کی غلطی واضح ہوئی تو علماء نے سلفیت سے خارج کیاہے (سبحان اللہ) ان کو۔

4- نمبر چار، کئی سلفی مشائخ نے یحییٰ الحجوری کا ردّ کیا، یحییٰ الحجوری امام مقبل رحمہ اللہ کے معروف شاگردوں میں سے تھے لیکن جب حق کی مخالفت کی تو سلفی علماء نے ان کی مخالفت کی ردّ بھی کیا تحذیر بھی کی۔

5- نمبر پانچ، شیخ احمد بن یحییٰ النجمی رحمہ اللہ نے شیخ ابن جبرین کا ردّ کیااوران کے خلاف کتاب لکھ دی۔

6- نمبر چھ، شیخ محمد ناصرالدین البانی رحمہ اللہ نے شیخ سلمان العودۃ کا ردّ کیااور کہا کہ اس کا منہج اخوانی ہے۔

7- نمبر سات، شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ نے شیخ عبداللہ المطلق کا ردّ کیااور کہا کہ یہ اخوانی ہے، یوٹیوب پر کلپ موجود ہے۔

8- نمبر آٹھ، شیخ عبید الجابری حفظہ اللہ نے شیخ سلمان العلوان اور عائض القرنی کا ردّ کیا،اور شیخ عبید الجابری حفظہ اللہ نے مسجد قباء کے امام شیخ صالح المغامسی کا بھی ردّ کیااور تحذیر کی معروف تحذیر ہے فرماتے ہیں کہ اس بندے کے اندر تصوف ہے (سبحان اللہ)، سختی سے ردّ کیا۔

9- نمبر نو، شیخ عبدالمحسن العباد البدر حفظہ اللہ نے عدنان العرعور کا سختی سے ردّ کیا۔

(اور یہ سب باتیں یوٹیوب اگر آپ سرچ کریں گے تو آپ کو مل جائیں گی جتنے بھی ردود ہیں یہ)۔

10- نمبر دَس، شیخ وصی اللہ عباس حفظہ اللہ نے حیدرآباد کی سابقہ جمعیت اہل حدیث کا ردّ کیااوراس کی جگہ دوسری جمعیت کو بنانے کا مشورہ بھی دیا،اور شیخ وصی اللہ عباس حفظہ اللہ نے آن لائن جامع مدینہ کا ردّ کیا اجازت دینے کے بعد (سبحان اللہ)۔

یعنی اجازت دینے کی تاریخ نوٹ کریں 30 شعبان 1437 تھی اوران سے تحذیر اور برأت بعد میں کی تاریخ یاد ہے کسی کو؟ یعنی کچھ مہینے سال سے پہلے ہی غالباً پورا سال بھی نہیں ہوا ان سے برأت کا اعلان کیااور یہ دونوں باتیں جو ہیں سوشل میڈیا پر معروف ہیں دونوں خط شیخ صاحب حفظہ اللہ کے موجود ہیں۔

اگر میرا منہج سخت اور غلط ہے توان سب علماء کا منہج کیسا ہے پھر؟!

اگلا اعتراض

فرماتے ہیں کہ یہ تو علماء کا کام ہے ڈاکٹر صاحب تو عالم نہیں ہیں وہ کیوں ردّ کرتے ہیں؟!

اس کا جواب میں پہلے بھی کئی بار شیخ ربیع حفظہ اللہ کے قول سے دے چکا ہوں لیکن شاید مخالفت کرنے والے نے یا تو سنا ہی نہیں جیسا کہ اکثر مخالفین کا طریقہ ہے اور یا پھر شیخ ربیع حفظہ اللہ کا قول اُن کی سمجھ میں نہیں آیا یا وہ سمجھنا نہیں چاہتے یا پھر شاید اُن کو پسند ہی نہیں ہے، چلیں دوسرا جواب دیتے ہیں فضیلۃ الشیخ علی الحذیفی حفظہ اللہ مسجد نبوی کے سینئر امام کی چند باتیں ملاحظہ فرمائیں اسی موضوع کے تعلق سے۔

شیخ ابو عمار علی الحذیفی حفظہ اللہ نے خاص اس میں ایک آرٹیکل لکھا ہے جس میں انہوں نے فرمایا ہے کہ اگر خطاء ہو جاتی ہے کسی عالم سے تو اُس کا ردّ وہ شخص کرے جو اُس کی اہلیت رکھتا ہے اگرچہ وہ عالم ہی کیوں نہ ہو، اگر کسی کو کسی کی خطاء کا علم ہو جاتا ہے کہ فلاں سے غلطی ہوئی ہے تو اُس شخص کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ اُس کا ردّ کرے اگرچہ وہ طالب علم ہو جو عالم کا ردّ کر رہا ہے۔ پھر چند دلائل بیان کیے ہیں یعنی امام حافظ ابن رجب رحمہ اللہ کا اس میں بڑا پیارا رسالہ ہے "**الحكم الجديرة بالإذاعة من قول النبي صلى الله عليه وسلم بُعِثْتُ بالسيف بين يدي الساعة**"؛ اس موضوع کے تعلق سے چند اہم باتیں ہیں فرماتے ہیں امام ابن رجب رحمہ اللہ اس رسالے میں:

"جو شخص اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعض احکام پر مخالفت کرتا ہے اور اُس سے خطاء ہو گئی ہے بغیر عمد کے جبکہ اُس نے حق کو پانے کے لیے اجتہاد بھی کیا ہے اتباع بھی کرتا ہے تو ایسا معاملہ جو ہے وہ کئی لوگوں سے ہوتا ہے جو علماء اور صلحاء سے ہوتا ہے اس میں تو کوئی حرج نہیں ہے بلکہ ایسے شخص کے لیے اُجر ہے اُس کے اجتہاد کا اور اُس کی خطاء جو ہے اُس کی معافی ہے لیکن وہ شخص جو اُس کی غلطی کو جان لیتا ہے اور یہ جان لیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس شخص نے مخالفت کی ہے تو اُس شخص کو چاہیے (یعنی جس نے اُس کی غلطی کو جان لیا ہے) کہ امت کو اس مخالفت سے آگاہ کرے اور اُن کو خبر دے، اللہ تعالیٰ کے لیے نصیحت اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے نصیحت اور عام مسلمانوں کے لیے نصیحت کرتے ہوئے اگرچہ یہ مخالفت کرنے والا (یعنی جس سے غلطی ہوئی ہے) اس کی بڑی عظیم قدر و منزلت ہو لوگوں میں اور وہ مومنوں کے لیے بہت محبوب شخصیت ہو لیکن اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حق سب پر مقدم ہے اور مومنوں سے بھی زیادہ حق رکھتا ہے، واجب تو یہ ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم مل جائے اور وہ جان لے تو وہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جو حکم ہے وہ بیان کرے امت کو نصیحت کرتے ہوئے اور اُن کو حکم دے کہ اس بات کی اتباع کی جائے جو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم اور فرمان ہے اگرچہ مخالفت کرنے والا امت میں بہت قدر و قیمت رکھتا ہو"۔

آگے فرماتے ہیں امام ابن رجب رحمہ اللہ ایک اور جگہ پر:

"اور اسی طریقے سے جو بھی مشائخ ہیں اور علماء ہیں جو حق کو قبول کرنے میں معروف ہیں، جو بھی حق بات کرتا ہے اگرچہ مخالف ہی سہی لیکن حق بات کر رہا ہوتا ہے چاہے وہ چھوٹا ہو یا بڑا ہو؛ **ينقادون له**" سبحان اللہ؛ کتنی بڑی بات ہے!

آگے فرماتے ہیں امام ابن رجب رحمہ اللہ:

"لوگ اُس وقت تک خیر میں ہیں جب تک اُن کے بیچ میں ایسے لوگ موجود ہیں جو حق کو بیان کرتے رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکام کو بیان کرتے رہتے ہیں چاہے مخالفت کرنے والا کوئی بھی ہو، اگر وہ مجتہد ہے تو معذور ہے (عالم ہے مجتہد ہے معذور ہے) اور مغفورا له ہے اور یہ خصوصیت ہے اس امت کے لیے جسے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خصوصیت دی ہے اس دین کی حفاظت کے لیے؛ إلى آخره"

آگے فرماتے ہیں، یہ مجموع الرسائل لابن رجب صفحہ نمبر 245 اور 246 میں:

"الشیخ إسحاق بن غانم العلثی جو ہے امام رجب فرماتے ہیں ان کے بارے میں کہ اگر کم علم والا کثیر علم والے کا انکار نہ کرے تو أمر بالمعروف معطل ہو جائے گا اور ہم لوگ بنی اسرائیل کی طرح ہو جائیں گے، اُن کے تعلق سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَن مُّنكَرٍ فَعَلُوهُ﴾

(وہ ایک دوسرے کو منع نہیں کرتے تھے جو منکروہ کیا کرتے تھے) (المائدة:79)"

شیخ صاحب فرماتے ہیں:

"مفضول فاضل کا انکار کر سکتا ہے اور فاجر ولی کا بھی انکار کر سکتا ہے" سبحان اللہ؛

پھر آگے شیخ صاحب یعنی لمبی بات ہے فرماتے ہیں شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا قول نقل کرتے ہیں مجموع الفتاویٰ جلد نمبر 28 صفحہ نمبر 234:

"جس عالم سے جو مجتہد عالم ہے جو اجتہاد کرنے والا عالم ہے اُس سے اگر کوئی غلطی دیکھی جائے تو اس کی مذمت نہیں کرنی چاہیے اللہ تعالیٰ نے اُس کی خطاء کی مغفرت کر دی ہے اور اُس سے محبت کی جاتی ہے جتنا اُس میں ایمان اور تقویٰ ہے اور اُس کے لیے دعا بھی کی جاتی ہے"

اور اس سے پہلے شیخ علی الحذیفی حفظہ اللہ فرماتے ہیں:

"یہ ضرورت بھی جان لیں اس بات کی تفریق کی ضرورت کہ جو ایک فاضل عالم سے خطاء ہوتی ہے جو حق کو پانے کے لیے استطاعت اور اپنا جھد جو ہے اُس میں صرف کر دیتا ہے اور وہ شخص جو ضالّ اور مبتدع ہے جب اُس سے غلطی ہوتی ہے تو عالم کی خطاء جو ہے ردّ کی جاتی ہے لیکن اُس پر تشنیع نہیں کی جاتی توبیخ نہیں کی جاتی لیکن جو بدعتی ہے اُس کی مذمت بھی کی جاتی ہے توبیخ بھی کی جاتی ہے اور اُس کا ردّ بھی کیا جاتا ہے سختی سے اور یہ بات جو ہے حدّادیہ پر مخفی ہے جو جاہل ہیں حدّادیہ وہ عالم اور بدعتی گمراہی کے بیچ میں فرق نہیں جانتے"

آگے فرماتے ہیں الشیخ علی الحذیفی حفظہ اللہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے اس قول کے بعد جو ابھی میں نے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں:

"یہ اُس چیز کے ساتھ مقید ہے کہ اگر أحد الفضلاء کسی اجتہادی مسئلے میں غلطی کریں جیسا کہ شیخ الاسلام رحمہ اللہ کی عبارت ہے کہ اجتہادی مسئلے میں غلطی ہو جائے لیکن اگر یہ فاضل شخص جو ہے توحید کی جو اساس ہے اور جو اصول السلف ہیں اُن کو پار کر جائے اور یہاں پر غلطی کو جائے تو اس پر وہی حکم ہو گا جس کا وہ حق رکھتا ہے اور سلف سے یہ بات بالکل معلوم ہے اور واضح ہے کہ وہ سختی سے ردّ کرتے اور تشنیع کرتے مذمت کرتے ایک خطاء پر بھی (جیسے میں نے ابھی بیان کیا ہے) تاکہ اُس کی غلطی جو ہے واضح ہو جائے اور لوگ اُس کے باطل سے دور ہو جائیں"

www.AshabulHadith.com

اور یہ جو الشیخ علی الحذیفی حفظہ اللہ نے بیان کیا ہے انہوں نے ایک بحث لکھی ہے ایک رسالہ لکھا ہے اُس کا عنوان ہے:

"نقد الأخطاء والضلالات وجرح أهل الأهواء منهج شرعي"؛ نوٹ کر لیں (واللہ اعلم)۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضیٰ بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو تحذیر اور ردود کے متعلق بعض غلط فہمیوں کا ازالہ اور اعتراضات کے جوابات سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio